REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF)
VOLUME - 9 | ISSUE - 3 | DECEMBER - 2019

غیر مسلم اردو شعرا کی نعتیہ شاعری

ڈاکٹر بسم اللہ خان
جی۔این۔اے کالج بارسی ٹاکلی،
اکولہ (مہاراشٹر)

اردو شاعری میں نعت رسولؐ کہنا ہمیشہ ایک مقبول و محبوب موضوع رہا ہے اور ہر دور کے اردو شعرا نے اس صنف کو اپنایا ہے، اور یہ کسی ایک مذہب کے ماننے والوں سے بھی مخصوص نہیں رہی ہے۔ اردو شاعری کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بے شمار غیر مسلم شعرا نے بھی حضرت محمدؐ کے حضور ہدیہ نعت پیش کرکے اپنی عقیدت مندی کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ اردو میں نعت گوئی کرنے والوں کا خیال ہے کہ اردو میں غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی کا آغاز بدھ سنگھ قلندرؔ سے ہوتا ہے، جن کی شاعری کا زمانہ شمالی ہند میں ولی اورنگ آبادی سے قبل کا ہے۔ مرزا علی لطفؔ نے اپنے تذکرۂ گلشنِ ہند میں کئی غیر مسلم نعت گو شعرا کا ذکر کیا ہے، ان میں کشن پرشاد مجروحؔ، گردھاری لال طرزؔ، شیو سنگھ ظہورؔ کی نعت گوئی شامل ہے۔ اسی طرح ببر حسنؔ نے اپنے تذکرۂ شعرائے اردو میں کئی غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی کا ذکر کیا ہے۔ نورؔ احمد میرٹھی نے پاکستان میں غیر مسلم شعرا کی نعت گوئی پر مشتمل ایک کتاب شائع کی تھی اس میں مختلف تذکروں سے غیر مسلم نعت گو شعرا کا تذکرہ اور نمونہ کلام منتخب کرکے شائع کیا گیا۔ ان میں چند اہم شعرا یہ ہیں۔

کبیرؔ، تلسی داسؔ، رحیمؔ، لچھمی نرائن شفیقؔ، مہاراج کشن پرشاد شادؔ، دلورام کوثریؔ، بالمکند عرشؔ ملسیانی، ہری چند اخترؔ، ہرگوپال تفتہؔ، منشی شنکر لال ساقیؔ، قیسؔ جالندھری، پنڈت رام پرتاپ، رشی پٹیالوی، درگا سہائے سرورؔ جہاں آبادی، تلوک چند محرومؔ، برج نرائن چکبستؔ، دیا شنکر نسیمؔ، ہری کشن کشور شرما، فراقؔ گورکھپوری، جگن ناتھ آزادؔ، کالی داس گپتا رضاؔ، رویندر جین اور کئی دیگر شعرا، ان سب کا تذکرہ 'نورِ سخن' میں ملتا ہے۔ ان کے علاوہ کئی اور شعراء ہیں۔ رگھویندر راؤ جذبؔ، راجیشور راؤ اصغرؔ، منوہر لال بہارؔ، بہاری لال رمزؔ، جگدیش مہتہ دردؔ، رتن ناتھ سرشارؔ، نند کشور یکتاؔ، بہاری لال صباؔ، چندن ٹونکی، کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ وغیرہ۔ چند قابلِ ذکر غیر مسلم اردو شعرا کے نعتیہ نمونہ کلام حسب ذیل ہیں۔

چودھری دلورام کوثریؔ (ف ۱۹۴۵ء) کو اردو کی نعتیہ شاعری کے مصنف ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بہترین نعت گو شاعر مانا ہے۔ دلورام کوثریؔ کا شعر ہے۔

کچھ عشقِ پیمبر ہی نہیں شرطِ مسلماں   ہیں کوثری ہندو بھی طلبگارِ محمدؐ

دیا شنکر نسیم نے اپنی مثنوی گلزار نسیم میں اپنے قلم کی حمد گوئی اور نعت گوئی کا ذکر کیا ہے۔

کرتا ہے یہ درد زباں سے یکسر محمدؐ حق و مدحت پیمبر

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی کہتے ہیں۔

یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جیسے بطحا سے ہوا جلوافگن نور خدا کا

جگدیش مہتا درد نے خدا اور رسول کی شان میں عقیدت کے پھول اسطرح برسائے۔

یا شاہِ عرب غم سے عجب حال ہوا ہے مرنے میں نہ ہے کچھ لطف نہ جینے میں مزا ہے
بیکل ہوں جدائی سے ہے بیتاب میری جاں بے علم ہوں کیوں حال سے یہ رنج ہوا ہے
پیدل ہی میں گھبرا کے چلا آؤں مدینہ پر تاب و تواں مجھ میں کہاں ایسا رہا ہے
خادم ہوں میں آپؐ کا تاخیر یہ کیسی للّٰہ بتادو مجھے کیا میری خطا ہے

پنڈت ہری چند اختر نے محمدؐ عربی کو انسانیت کا نام اونچا کرنے والا قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔

کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کردیا اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا

مہاراجہ کشن پرشاد شاد حضرت محمدؐ اور مدینہ کے شیدائی ہیں، وہ اپنی عقیدت کا اظہار اسطرح کرتے ہیں۔

لازم ہے مجھ کو نغمہ سنجی رکھتا ہوں یہ آرزو بھی ممدوح کی مدح لکھ رہا ہوں مداحِ حبیب مصطفیٰ ہوں
معراج میں حضورؐ جو مدعوئے خدا تھے خلوت تھی کوئی اور رواں مہمان نہیں تھا
کافر نہ کہو شاد کو ہے عارف و صوفی شیدائے محمدؐ ہے وہ شیدائے مدینہ

بالمکند عرش ملسیانی عذاب وثواب کا حساب و کتاب سے بے نیاز ہو کر اپنا دل محمدؐ کے سامنے کھول کر رکھ دینے کے حامی ہیں۔

کہہ دل کا حال شاہِ رسالت مآب سے ہو بے نیاز ذکرِ عذاب و ثواب سے

چندر پرکاش جوہر بجنوری حضرت محمدؐ سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ محمدؐ کی عنایت سب کے لیے ہیں۔ ان کے چند متفرق اشعار دیکھیے۔

میں کافر ہو کے بھی ایمان رکھتا ہو محمدؐ پر کوئی انداز تو دیکھے میری کافر ادائی کا
نہیں ذکرِ محمد کے لیے تخصیص مذہب کی یہ کس نے کہہ دیا آخر کہ مسلم کی زباں تک ہے

تخصیص کوئی مذہب و ملت کی نہیں ہے
اُس رحمتِ عالم کی دعا سب کے لیے ہے

کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ کی یہ خواہش ہے کہ خدا کے پیارے رسولؐ کی محبت ان کے دل میں ہمیشہ قائم رہے۔

تکمیلِ معرفت ہے محبت رسولؐ کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسولؐ کی

اتنی سی آرزو ہے بس اے ربِّ دو جہاں
دل میں رہے سحرؔ کے محبت رسولؐ کی

سحرؔ کا بھی یہ کہنا ہے کہ محمدؐ صرف مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ وہ تو سب کے ہیں۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

فراقؔ گورکھپوری کا بھی یہی خیال ہے۔

معلوم ہے تم کو کچھ محمدؐ کا مقام
وہ اُمتِ اسلام میں محدود نہیں

تلوک چند محرومؔ نے کئی نعتیں کہی ہیں۔ ان کا ایک نعتیہ شعر دیکھیے۔

مبارک پیشوا جس کی شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف کینہ سے

قیسؔ جالندھری حضرت محمدؐ کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حیاتِ سادہ کے اسباق دے کے عالم کو
تکلفات کے پردے اٹھا دیے تو نے

کالی داس گپتا رضاؔ حضرت محمدؐ کو بے قراروں کا آسرا اور تسکینِ جاں قرار دیتے ہوئے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

دوست اور دشمن پر یکساں مہرباں تو ہی تو ہے
روز گارِ زیست میں جوئے رواں تو ہی تو ہے

بے قراروں کو تیرا آسرا بعدِ خدا
روحِ دل تو ہی تو ہے تسکینِ جاں تو ہی تو ہے

کرشن موہن کا ماننا ہے کہ جامِ مصطفیٰؐ مختلف مذاہب کے ماننے والوں، چھوٹوں بڑوں، امیر غریب سب کو ایک کر دیتا ہے۔

ایک ہوں کیوں کر نہ محمود و ایاز
ساغرِ وحدت ہے جامِ مصطفیٰؐ

گلزارؔ دہلوی اُس وقت کو یاد کرتے ہیں جب حضور اکرمؐ مبعوث ہوئے تھے۔

کذب و کفر کو مٹانے کو
سرورِ کائناتؐ آئے تھے

سالک رام سالکؔ کہتے ہیں۔

کیوں کر نہ دل و جاں سے مجھے بھائے مدینہ
آنکھوں میں بسا ہے مرے مولائے مدینہ

سرمے کی طرح آنکھ میں سالک میں لگالوں ہاتھ آئے اگر خاک درِ مولائے مدینہ

گرسرن لال ادیب حضرت محمدؐ کو پیار کی گنگا اور محبت کا سفیر کہتے ہیں۔

آؤ سب مل کر بیٹھیں پیار کی باتیں کریں سرزمینِ یثرب و سرکارؐ کی باتیں کریں

پریم کی گنگا بہائی جس نے ریگستان میں روحِ تازہ پھونک دی مٹتے ہوئے ایمان میں

منشی روپ چند حضرت محمدؐ کے نام کا اعجاز بیان کرتے ہیں۔

آیا جو نامِ پاک محمدؐ زبان پر صل علیہ کا شور اُٹھا آسمان پر

بدھ پرکاش جوہر یومِ محشر میں حضورؐ کی عنایت کا ذکر کرتے ہیں۔

جلائے گا کیا مجھ کو خورشیدِ محشر کہ بیٹھا ہوں زیرِ ردائے محمدؐ

ستیش چندر سکسینہ طالب دہلوی کا خیال ہے کہ

حلقہ ہے مہ نو کا گریبانِ محمدؐ ہے مطلع انوار پر دامانِ محمدؐ

پنڈت مہابیر کا بھی تیقن ہے کہ روزِ قیامت آپؐ سے محبت رکھنے والے عزت پائیں گے۔

سامنے حق کے قیامت میں نہ عزت ہوتی بیر اگر اُمت محمدؐ میں نہ داخل ہوتا

کرشن بہاری نور حضورؐ اور مدینہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

بے ربط نبوت اور وحدت ہر حال میں یکتا ہوتا ہے جھکتی ہے جبیں کعبہ کی طرف اور دل میں مدینہ ہوتا ہے

رویندر جین حضرت محمدؐ کو افضل الانسان قرار دیتے ہوئے آپؐ کی امانت و صداقت کے اعتراف میں یوں رطب اللسان ہیں

آپ تکمیلِ مساوات امین و صادق آپ ہیں افضل الانسان رسولِ اکرمؐ

غرض یہ کہ اردو کے غیر مسلم شعرا کا ایک بڑا طبقہ ہے جس نے نعت جیسی خالص مذہبی صنف میں بھی نہ صرف طبع آزمائی کی بلکہ اُسے کمال عروج تک پہنچایا اور نعتیہ اردو ادب کے سرمایہ میں بیش بہا اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

حوالہ جات :

۱۔ اردو میں نعت گوئی محمد اسماعیل آزاد
۲۔ اردو میں نعت گوئی ڈاکٹر رفیع الدین
۳۔ نورِ سخن نور احمد میرٹھی